CHARACTER-THE-TRUE

CROWN OF LIFE

GENTLEMAN

بحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی منظوری

جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر ممالک مغربی و شمالی کتاب ہٰذا سرکار میں بخریدی گئی

تاج زندگی

محمد اسمعیل خاں اسکالر انٹرنس کلاس مشن سکول میرٹھ حال ٹیچر نوہر

نے بی اے ایس کی سی ایس گھر و ال اسمائل صاحب کے مضمون انگریزی زبان

اردو میں ترجمہ کر کی تالیف کی

نومبر سنہ ۱۸۷۳ عیسوی

مطبع مجتبائی میرٹھ ہانہ دروازہ سیت بازار میں سید جمیل الدین کے اہتمام سے چھپی

فہرست مضامین نیک چلنی

صفحہ	سطر	مضامین
۱	۲	دیباچہ
۱	۱۷	سبب تالیف کتاب
۳	۴	خوبی اخلاق
ایضاً	۱۰	نیک چلن شخصوں کی ریاستوں اور قوموں میں بھی ضرورت ہوتی ہے
۴	۶	نیک چلنی سے مرتبہ پانا
۶	۱۲	نیک چلنی کی طاقت
ایضاً	۱۸	نیک صفتیں اختیار کرنی
۷	۱۷	ارادہ بلند رکھنا بہتر ہے
۸	۱۵	دولت سے نیک چلنی کا اثر زیادہ ہے
۹	۴	نیک چلنی کی بنیاد
۱۰	۱	قول فعل بہت سچا ہونا

مضامین	سطر	صفحہ
نیک چلن کا باطن میں بھی نیک رہنا	۱	۱۱
چلن کا مضبوط ہونا	۱۵	ایضاً
عادت کی مضبوطی	۳	۱۳
عادت سے نتیجہ پیدا ہونا	۱۱	ایضاً
لڑکوں میں نیک عادت ڈالنے کا فائدہ	۱۷	ایضاً
خوشی کی عادت بھی بن سکتی ہے	۱	۱۵
نیک رویہ گی	۱۰	ایضاً
خلیق ہونا	۹	۱۶
طریق گفتگو	۳	۱۷
ملامیت اور عالی خاندانی	۱۲	۱۸
اتفاق رائے	۴	۱۹
سچے خلق کا حاصل ہونا	۱۸	ایضاً
محنت اور خلق کا نتیجہ	۱۲	۲۰

مضامین	سطر	صفحہ
شرافت کا رتبہ	۱۸	۲۳
در فہمیجنسی	۸	۲۴
شریف کا رشوت نہ لینا	۲	۵
شریفون کی صفتین	۱۲	۲۶
غریب مین شرافت کے ساتہ جرات کا ہونا	۹	۲۷
نیک بادشاہون کو رعیت کا خیال ہوتا ہے	۶	۲۸
راستبازی سب سے بڑا رتبہ رکہتی ہے	۱۶	۲۹
بہادری اور شرافت کا ساتہ ہونا	۱۰	۳۰
انگریزون کی بہادری اور شرافت	۹	۳۱
یورپین سپاہیون کا بچون کی مانند غریب ہونا	۲	۳۳
شریف بچون اور عورتون کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکہتے ہین	۱۳	ایضاً
شریف کا پہچاننا	۱۹	۳۴
شریف اپنے آرام کے لئے دوسرون کی تکلیف گوارہ نہین کرتے	۶	۳۶

مضامین	سطر	صفحہ
مختصر صفات شرافت	۸	۳۷
اتمام کتاب	۱۰	ایضاً

دیباچہ

حمد کا تاج اُس حقیقی اور قدرت ولے بادشاہ کو زیبا ہے کہ جسکی ذات پاک مجمع کل اخلاق اور تمام خوبیون کی ہے اور جسنے اپنی صفتون - انصاف - رحم - اور اپنی بخشش سے بندون کو نیک چلنی کا نمونہ دکھلایا کہ اُسکی پیروی سے نیک بزرگون نے اپنی زندگی مین فخر کا تاج پایا لیکن بعد کمترین جہان **سید اسمعیل خان** اسکالر مشن اسکول میرٹھ وحال ٹیوٹر ٹو ہزاے نس کے بی ایس و کی سی - ایس گہڑوال خدمت مین تہذیب پسند صاحبون کے عرض کرتا ہے اُردو زبان مین آجتک اخلاق کی کوئی ایسی کتاب تالیف یا تصنیف نہین ہوئی ہی کہ جسکی عجب اور سچی تمثیلون سے اہل ہند آسانی کے ساتھ اخلاق کا نتیجہ دریافت کر سکتے اسلیے جبکہ جو امتحان یونیورسٹی کلکتہ کی تیاری کے وقت جناب ریورنڈ **ہیرن ہارلی صاحب** بی - اے و ممبر شاہی کالج معلمان انگلستان سابق سپرنٹنڈنٹ مشن اسکول میرٹھ سے اخلاق کے مضمون منتہی کتابون انگریزی مین پڑہے تہے تنہا اُنکا فائدہ اُٹھانا خلاف انسانیت سمجھکر واسطے بہبودی اپنے ہموطنون کے اردو کی صاف زبان مین تالیف کرکے یہ کتاب ترتیب دی اور نام اسکا **تاج زندگی** رکہا اب اس کتاب کے مطالعہ کرنے والون سے التجا ہے کہ وہ سارے مضمونون سے اپنی حالتون کو بغور مطابق کرکے سچے دل کے ساتھ نیک صفتون کو اپنے دلون مین منقش کرلین تاکہ زندگی مین اُنکو بزرگی حاصل ہو

سبب تالیف کتاب

سبب تالیف اس کتاب کا یہ ہے کہ جناب مسٹر ہرسن ہنلی صاحب بی اے ممبر
شاہی کالج معلمان انگلستان جنہوں نے کمترین کو براہ مہربانی ہدایتیں اور نصیحتیں کیں اور کالج کا
کوئی ورق ایسا باقی نہ رکھا کہ جسپر پند سودمند نہ لکھی ہو یہانتک کہ انگلستان کے جانے سے
ایک دن پہلے بھی یہ نصیحت کی کہ ارادہ اپنا مضبوطی کے ساتھ پورا کرنا چاہیے جب انگلستان کو
تشریف لے گئے تب اُن کے جانشین جناب مسٹر پی ایم ٹرینکر صاحب نے
مجکو ٹیچر مقرر کیا جو کہ اسحالت مین کمترین کو کسی قدر فرصت میسر آئی تو میرے دل پر جناب
معلی القاب حشمت مآب آنریبل سر ولیم میور صاحب بہادر کے سی
ایس - آئی - نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی دام اقبالہم کی اُس ہدایت
نے اثر کیا کہ جسکو جناب محتشم الیہم نے ماہ اگست ۱۸۶۷ء مین بمقام آگرہ سینٹ جانس کالج مین
تقسیم انعام کے طالب علمان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا تہا کہ جب تم اپنے مطالعون کے
دور کو پورا کر چکو تو اپنے مکانون مین خالی نہ بیٹھو کہ بہول جاؤ گے بلکہ کتابین چہپوا کر علم کے
پہیلانے مین کوشش کرو کہ جن لوگون کو تعلیم پانے کے کوئی موقع نہین آیا وہ اُس
سے فائدہ اٹہاوین - اسلیئے مینے منتہی کتابون انگریزی مقبولہ سینٹ یونیورسٹی کلکتہ میں
مضامین ایس سمایل صاحب سے جو نیک چلنی مین سب سے بڑہ کر ہین زبان اُردو مین
ترجمہ کر کے فائدہ عام کے لیئے یہ کتاب بنائی امید کہ مقبول خاص و عام ہو -

العبد

سید اسمعیل خان کارسپانڈنٹ اسکول متہرا حال متوطن تہانیسر کے ڈپٹی انسپکٹر

خوبیٔ اخلاق

جاننا چاہیے کہ انسان کی زندگی کا تاج اور فخر نیک چلنی ہے جسکو خدا نے ہر ایک آدمی کے اختیار مین رکھا ہے کہ نیک چلن ہو۔ یہی طریقہ نیک چلن کو اعلیٰ مرتبہ پر پہنچاتا ہے یہی حکام کے نزدیک معتبر کرتا ہے۔ اسی سے ہر ایک عہدہ کو رونق ہوتی ہے۔ اسی سے خلقت کی بہبودی ہے۔

نیک چلنی کا رسوخ دولت کے رسوخ سے زیادہ ہے جو شخص اور طرح پر شہرت حاصل کرنی چاہتا ہے اکثر لوگ اُسکے دشمن بنجاتے ہین مگر نیک چلن کا کوئی حاسد نہین ہوتا کیونکہ اسکی پیشانی سے ایک ایسا دبدبہ نمایان رہتا ہے جس سے فوراً پہچانا جاتا ہے کہ یہ شخص نہایت معزز اور خلایق دوست ہے۔

نیک چلن شخصون کی ریاستون اور فوجون مین بھی ضرورت ہوتی ہے

نیک چلن اپنی چلن شخصون سے صرف کسی گروہ ہی کو فائدہ نہین پہنچتا بلکہ جس ریاست مین وہ ہوتے ہین اُسکی بہبودی انکی ذات سے ہوتی ہے۔

اخلاق دنیا مین یہانتک غالب ہے کہ فوج مین بھی اسی کی ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ **نپولین بوناپارٹ** بڑا بہادر سردار اور فرانس کا مشہور بادشاہ جو ۱۵۔ اگست ۱۷۶۹ع کو جزیرہ اجکسیو مین پیدا ہوا اور ۵ مئی ۱۸۲۱ع کو مقام سینٹ ہلینہ مین فوت ہوا اُسکا قول ہے کہ اخلاق لڑائی مین بھی ایسی طاقت رکھتا ہے کہ جیسے دس کے مقابل مین ایک آدمی۔ ثبوت اسکا یہ ہے کہ خوش اخلاقی کے باعث لارڈ کلایو صاحب نے دکن مین اپنی فوج سے دس حصے زیادہ غنیم کی سپاہ کو شکست دی۔

مضبوطی محنت ۔ ترتیب پاکیزگی ۔ شایستگی ۔ یہ سب باتین قوم کی نیک چلنی پر منحصر ہین ۔ اسی کے باعث ملک مین امن و امان رہتا ہے ۔ اسی سے آئین اور قانون بنائے جاتے ہین ۔ فی الحقیقت اخلاق ایک ایسا پیمانہ ہے کہ جس سے قوم اور نسل کی خوبی وزن کی جاتی ہے ۔ اور جیسے ایک سبب سے ایک نتیجہ نکلتا ہے ویسے ہی نیک چلنی سے بہتری حاصل ہوتی ہے۔

نیک چلنی سے مرتبہ پانا

گو کسی شخص کے پاس خواہ وہ دکاندار ہو یا کسی ریاست کا حاکم ۔ تھوڑی علمیت خفیف لیاقت اور مختصر دولت ہو مگر نیک چلنی کے باعث اُسکا دبدبہ خاص و عام مین زیادہ ہوگا ۔

دی رائیٹ انریبل جارج کیننگ صاحب ۱۱ اپریل ۱۷۷۰ء کو پیدا ہوے اور ۸ اگست ۱۸۲۷ء مین انتقال فرمایا اُنھون نے اپنی نسبت ۱۸۰۱ء مین لکھا ہے کہ عزت حاصل کرنے کے لئے بجز وسیلہ نیک چلنی کے مین کسی دوسرے طریقہ سے کوشش کرنی نہین چاہتا اگرچہ اسمین جلدی نہین مگر مجکو یقین کامل ہے کہ یہ ذریعہ بہت ٹھیک اور درست ہوگا چنانچہ نیک چلنی کے سبب انجام کار صاحب موصوف ایک معزز رکن سلطنت انگلستان کے ہوے اور یہ امر ظاہر ہی ہے کہ جب ہم کسی ذہین شخص کو دیکھتے ہین تو دفعتاً اُسکی ذہانت پر تعجب کرتے ہین مگر اعتبار اُسکا تب ہی ہوتا ہے کہ جب اُسکے چلن کو جانچ لیتے ہین —

لارڈ جان رسل صاحب ڈیوک آف بیڈفورڈ کے بیٹے جو بڑے مشہور مدبر سلطنت تھا ۱۷۹۲ء مین پیدا ہوے اور ۱۸۱۳ء مین رکن پارلیمنٹ کے قرار دیے گئے آپ کا مقولہ ہے کہ اہل انگلینڈ مدد عقلمندون سے لیتے ہین اور نیک چلنون کی صلاح پر چلتے ہین یہی طرز فقرہ

فرانسس ہارنر صاحب کا تھا جنکی نسبت **ریورنڈ سڈنی** سمتھ صاحب

جو بڑے مشہور تہے - اور جنکے مضامین اکثر ایڈنبرا ریویو مین مشتہر ہوئے ہین لکھتے ہین کہ گویا صاحب موصوف کے چہرہ سے خدا کے دسون حکم نمایان تہے -

لارڈ کوبرن صاحب جنکا اصلی نام ہنری طامسن ہے ۱۷۷۹ع مین پیدا ہوئے اور اور ۱۸۵۴ع مین انتقال کیا اپنی زندگی مین اُنہون نے کئی کتابین تصنیف کین اور اکثر مضامین مشتہر کرائے اور اپنے دوست لارڈ جیفری کا حال چھپوایا صاحب موصوف کا چلن راست دلون کے لئے ایک نمونہ ہے دربار شاہی مین اُنکی عزت تہی - ہر ایک تعظیم کرتا تہا سب کے نزدیک معتبر تہے - کوئی ایسا ہی سنگدل ہوگا جو اُنکی وفات سے غمگین نہوا ہو - یہ سنکر بعض صاحبون کو گمان گزریگا کہ صاحب موصوف کو جو یہ رتبہ حاصل ہوا شاید وہ عالی خاندان ہونگے یا کسی دولتمند کے بیٹے یا کوئی نیکنامی کا بہت بڑا کام اُن سے بن آیا ہوگا حال آنکہ ان سب باتون مین سے ایک بہی نہ تہی یعنی وہ ایڈنبرا کے ایک سوداگر کے بیٹے تہے دولتمندی کا یہ حال تہا کہ کبہی اُن کے یا اُن کے رشتہ دارون کے پاس چار آنہ فالتو نہ بچتے تہے نوکری بہی اُنہون نے صرف چند روز ہی قلیل تنخواہ پر کی تہی مگر جس سبب سے اُنہون نے دربار شاہی مین اسقدر رسوخ پایا تہا وہ فقط نیک چلنی کا باعث تہا گفتگو بہی اُنکی بلاغت سے خالی تہی کبہی ایسے لغت نہ بولتے تہے جسکو سننے والا نہ سمجہے اگرچہ ہوس آف کامنس مین بہت سے افسر عمدہ عمدہ لیاقت کے تہے مگر اخلاق مین صاحب موصوف سے کوئی بڑھکر نہ تہا اس سے ظاہر ہے کہ صاحب موصوف صرف اپنی راست دلی اور نیک چلنی اور خوش خلقی اور محنت کے سبب معزز اور ممتاز ہوئے ہین حقیقت مین یہ وہ صفتین ہین جو انسان کو مرتبہ اعلی پر پہنچاتی ہین -

ہارنر صاحب باوصف فضیلت اور لیاقت متوسط کے فقط اپنی خوبی چلن سے برگزیدہ خاص و عام ہوئے -

فرنکلن صاحب فرماتے ہین کہ میری گفتگو صاف نہ تہی اکثر اوقات املا مین بہی مجہے شک ہوتا تہا باوصف ایسے سقم کے پہر بہی نیک چلنی اور راست دلی نے خلقت مین مجکو معزز کیا۔ مقام فرندی مین ایک بار لڑائی ہوئی مانٹن صاحب نامی شریف فرانسیسی نے اپنے گہر کے پہاٹک کہلوا دئے اور فرمایا کہ میرا چلن پر اتنا بہروسا ہے کہ آج مجکو فوج کی کچہ بہی ضرورت نہین

نیک چلنی کی طاقت

چلن اتنی بڑی طاقت مین داخل ہے کہ علم کی طاقت سے بہی زیادہ رتبہ رکہتا ہے ظاہرداری ذہانت بدون چلن کے اور چالاکی بغیر نکوئی کے ایسی طاقتین ہین کہ جنسے برائیان ظہور مین آتی ہین ایسے فعلون کی کچہ عزت نہین ہوتی چنانچہ اٹہائی گیرون اور جیب کترون کے فعلون پر ہم ہنستے اور تعجب کرتے ہین۔

نیک صفتین اختیار کرنی

راست دلی۔ نکوئی۔ سچائی۔ یہ سب صفتین کچہ انسان کے ساتہ نہین پیدا ہوتی ہین بلکہ اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہین اور جو شخص ان صفتون کو حاصل کر لیتا ہے اُسکی ترقی کا کوئی مانع نہین ہوتا وہ نیکی کرنے مصیبت اور تکلیف اُٹہانے مین ثابت قدم رہتا ہے ایک بار اشٹیفن صاحب ساکن کلونہ پر دشمنون نے حملہ کیا اور مذاق سے کہا کہ اب آپ کا قلعہ کہان ہے صاحب موصوف نے اُسیوقت اپنے دل پر ہاتہ رکہ کر بتلایا کہ یہ ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ نیک چلن آدمی خطرہ مین بہی نہین گہبراتا اور جب اُسکا کوئی وسیلہ نہین رہتا تب وہ اپنی راست دلی اور ہمت پر بہروسا رکہتا ہے۔

لارڈ ارسکن صاحب جنکا اصلی نام ٹامس تہا ۱۷۵۰ع مین پیدا ہوے ۱۸۰۶ع مین درجہ پیر کا پایا اور لقب اُنکا لارڈ ارسکن ہوا اور کچہ عرصہ بعد درجہ لارڈ ہائی چانسلر گریٹ برٹن کا حاصل کیا

۱۷ ستمبر ۱۸۲۲ع میں وفات پائی صاحب موصوف بڑے فصیح تھے وہ اپنی زندگی میں کامیاب ہونیکا سبب یہ لکھتے ہیں کہ بچپن سے میرا قاعدہ تھا کہ جس بات کو میری عقل حق سمجھتی تھی اُس فعل کا کرنا مجھپر واجب ہوتا تھا یعنی جس امر کو مینے سمجھ لیا کہ یہ میرے حق میں مفید ہوگا اُسی کو مینے کیا۔ اور نتیجہ سبکا خدا پر چھوڑا یہی دستور میرا تا عمر رہا اور یہی طریقہ میں اپنی اولاد کو بتلاتا ہون کہ وہ اُسکو اختیار کرے۔

ارادہ بلند رکھنا بہتر ہے

ہر ایک شخص پر فرض ہے کہ وہ اپنا ارادہ بلند رکھے

مسٹر ڈسریلی صاحب جنکا اصلی نام مسٹر ایزک ڈسریلی ہے مشہور مصنف عجائبات علمی کے ہین ۱۷۶۶ع مین بمقام انفیلڈ پیدا ہوے اور ۱۸۴۸ع مین انتقال کیا انکا بیٹا بھی بڑا عالم اور ممبر پارلیمنٹ کا تھا صاحب موصوف کا مقولہ ہے کہ جو شخص اپنا ارادہ بلند نہین رکھتا وہ ضرور پست ہمت ہوگا جو اونچا نہین دیکھتا وہ بیشک نیچا دیکھے گا

جارج ہربرٹ صاحب مشہور انگریزی شاعر لارڈ ہربرٹ چربری صاحب کے بھائی ۱۵۹۳ع مین پیدا ہوے اور ۱۶۳۳ع مین وفات پائی وہ شعرون مین فرماتے ہین کہ انسان کو اپنے چلن مین غریب اور ارادے مین بلند ہونا چاہیے کیونکہ غریب چلنی سے بُردباری اور تحمل حاصل ہوتا ہے۔ پست ہمت کبہیکو ہونا چاہیے۔ اسلئے کہ انسان کی روح بڑی بڑی بلندی تک نشانہ کرسکتی ہے۔ جو شخص اپنے کامون اور منصوبون مین بلند ارادہ رکھتے ہین وہ اُن لوگون سے ہر طرح پر بہتر ہین جنکا کچھ بھی ارادہ نہین ہوتا۔ اہل اسکاچ مین ایک کہاوت مشہور ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک بڑا کام کرنا چاہے اور اتفاقاً وہ اُسمین کامیاب نہو تو بھی اُسکی محنت اکارت نہین جاتی کچھ نہ کچھ اُسکو فائدہ ضرور ہو رہتا ہے۔

دولت سے نیک چلنی کا اثر زیادہ ہے

اکثر آدمی کہا کرتے ہین کہ دنیا مین جس شخص کو دولت حاصل ہے وہی شریف ہے مگر یہ قول اُنکا درست نہین کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ امیر ہو یا غریب جو شرافت کے کام کرتا ہے وہی شریف ہے نیک چلنی کی قدر دولت سے زیادہ ہے۔ ثبوت اسکا یہ ہے کہ ایک بار کرنیل **چارٹرس** صاحب نے ایک مشہور ایماندار شخص سے کہا کہ اگر ایسی صفت مجکو حاصل ہوجاے تو مین آپ کو دس ہزار روپیہ دون اُسنے دریافت کیا کہ آپ اس سے کیا فائدہ اُٹھائینگے کرنیل صاحب نے جواب دیا کہ مین اس سے دس گُنا فائدہ حاصل کرسکتا ہون۔

نیک چلنی کی بنیاد

گفتگو مین صاف دل ہونا اور راستبازی مین ثابت قدم رہنا نیک چلنی کی بنیاد ہے **ڈیوک آف ولنگٹن** صاحب جنکا اصلی نام آرتھر ولیسلی ہے یکم مئی ۱۷۶۹ع کو شہر ڈبلن واقع ملک آئرلینڈ مین پیدا ہوے اور ۱۸۵۲ع مین انتقال فرمایا صاحب موصوف نے اپنی زندگی مین بڑے بڑے کام کیے چنانچہ واٹرلو کی لڑائی مین اُنھون نے نپولین بوناپارٹ کو شکست دی ایک بار کا ذکر ہے کہ اُنھون نے ہوس آف لارڈس مین جبکہ دی رائٹ آنریبل بارٹ دوم سر رابرٹ پیل صاحب وزیر اعظم انگلستان کا جو معاملات ملکی مین خوب واقفیت رکھتے تھے اور ۱۷۸۸ع مین بمقام صوبہ لنکشیر پیدا ہوے ۱۸۵۰ع مین بمقام لندن انتقال ہوا صاحب متوفی کی چلن کی نسبت بیان کیا کہ جسقدر صاحب مرحوم کی راستبازی اور انصاف پر بھروسا تھا ایسا کسی پر نہین ہوا۔ صاحب مغفور خلقت کی بہتری کے خواہان رہے تمام عمر مین ان سے کوئی ایسا امر نہوا جو صداقت سے خالی ہو مین خوب یقین کرتا ہون کہ کوئی کلمہ اُنھون نے اپنی زندگی مین ایسا نہین کہا جسکو وہ سچ نہ جانتے ہون۔ پس یہی باعث اُن کے رسوخ پانے

اور ممتاز ہونے کا ہوا۔

قول و فعل مین سچا ہونا

راست چلن کے قول اور فعل دونون مین صداقت ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ امریکا کے ایک امیر نے گرنول نشارب صاحب کو لکھا کہ مین نے اپنی نیکیون کے سبب سے لڑکے کا وہی نام رکھا ہے جو میرا نام ہے اسکے جواب مین صاحب موصوف نے لکھا کہ میری درخواست آپ سے یہہ ہے کہ اُسکو ایسی تعلیم دین کہ جو نیک ہدایت یا نصیحت وہ سنے اُسپر عمل کرے۔ میرے والد کا جو ظاہر اور باطن مین راستباز اور ایماندار تھے یہی طریقہ تھا بلکہ عمر بھر اُنکا یہی اصول رہا۔ کیونکہ جو کوئی اپنی عزت کا لحاظ رکھتا ہے وہ دوسرون کی آبرو کا بھی پاس کرتا ہے اور وہی اس طریقہ کو عمل مین لاتا ہے جو خود ایمانداری برتتا ہے اور جسنے اس طریقہ کو اختیار کیا ہے اُسکو ایک بڑا بھروسا اپنی راست دلی پر ہوتا ہے

الیور کرامویل صاحب فرزند رابرٹ کرامویل صاحب ۱۵ اپریل ۱۵۹۹ء مین پیدا ہوئے اور ۳ ستمبر ۱۶۵۸ء مین انتقال کیا اپنی حیات مین یہہ صاحب بعد وفات شاہ چارلس اول کے محافظ سلطنت انگلستان کے ہوئے ایک روز صاحب موصوف نے برنرڈ صاحب سے جو بڑے چالاک قانون دان تھے فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ آپ نے پچھلے دنون اپنے چلن کے خلاف خوب بندشین باندھی ہین مگر آپ یاد رکھین کہ یہہ چالاکی ایک دن آپ کو دھوکا دے گی اور راست دلی نہین دے سکتی جن شخصون کے فعل قول کے مطابق نہین ہوتے اُنکی آبرو بھی نہین ہوتی اگر وہ حقیقت مین سچ بھی کہین تو لوگون کو مشکل سے اعتبار اُنکے قول کا ہوتا ہے۔

نیک چلن کا باطن مین نیک رہنا

جو نیک چلن ہین وہ ظاہر اور باطن مین سچے رہتے ہین **نقل** ہے کہ ایک لڑکے سے جسنے

اچھی تعلیم پائی تھی ایک بار کہا گیا کہ تو کیون نہین کچھ سیب چرا لیتا کیونکہ تجکو کوئی نہین دیکھتا ہے اسنے جواب دیا کہ بیشک مجکو کوئی نہین دیکھتا مگر مجکو اپنے آپ کو دیکھنا چاہیے مین نہین چاہتا کہ خود کو بد دیانت دیکھون گو یہ سادی مثال اصول دیانت کی ہے لیکن حقیقت مین یہ ہے کہ ایسے ایسے اصولون سے انسان نیک چلن بنتا ہے اور جسکو ایسے اصول حاصل نہین ہوتے وہ آزمایش کے وقت بد چلن ہوجاتا ہے اور جب کوئی فعل بد چلنی یا بد دیانتی کا کسی سے سادر ہوتا ہے تو نتیجہ اسکا یہ نکلتا ہے کہ وہ شخص خود اپنی آنکھون مین حقیر ہوجاتا ہے خواہ وہ شخص اس فعل مین کامیاب ہوا ہو یا نہین خواہ وہ فعل علانیہ ہو یا پوشیدہ ہو جسکے فعل کے سرزد ہونے سے وہ شخص ویسا نہین رہتا جیسا اس فعل کے کرنے سے پہلے تھا بلکہ اسوقت اسکی یہ صورت ہوجاتی ہے کہ دل کی ملامت سے غمگین اور بے چین بنجاتا ہے۔

چلن کا مضبوط ہونا

چلن انسان کا عادت سے مضبوط ہوتا ہے۔ ایسا ہین کیا خوب ایک محقق کا قول ہے کہ انسان فی الحقیقت گویا مجموعہ عادات ہے

میتا سیتسیون ساکن اتالی مشہور شاہی شاعر ۱۶۹۸؁ع مین مقام روم مین پیدا ہوا اور ۱۷۸۲؁ع مین انتقال کیا اسکا مقولہ ہے کہ جو کچھ انسان مین پایا جاتا ہے سب عادتون کا اثر ہے یہانتک کہ نیکی بھی اسی سے علاقہ رکھتی ہے۔

جوزف تیلر صاحب۔ایل۔ایل۔ڈی مصنف دلائل مذہبی ۱۷۹۲؁ع مین پیدا ہوے اور جون ۱۸۵۴؁ع مین وفات پائی صاحب موصوف اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ نیکی کی عادت کرنی اور لالچ سے بچنا بڑا فائدہ رکھتا ہے اور اس طریقہ سے انسان باسانی نیک بنجاتا ہے جس طرح جسمانی عادتین بیرون عملون سے درست ہوتی ہین اسیطرح طبیعت کی عادتین خیالات۔ فرمانبرداری۔ راستبازی۔ انصاف۔ سخاوت۔ کو عمل مین لاتے یا اُن کے

مطابق عمل کرنیسے ٹہیک ہوتی ہین۔

لارڈ برو وہم صاحب۔آف۔ار۔ایس۔ ۱۹ ستمبر ۱۷۷۸ء کو پیدا ہوے اور ۱۸۰۲ء مین درجہ بیرسٹر کا حاصل کیا اکثر مضامین اُنکے سلطنت انگریزی اور حکیم نیوٹن کی تصنیفات کی بسنبت مشتہر ہوے۔صاحب موصوف فرماتےہین کہ عادت گویا خدادادہے۔ ہرایک زمانہ مین کیا قانون دان اور کیا مدرس سب اپنا بڑا بہروسا اسی پر رکہتے آے ہین۔ عادت ایک ایسی مشق ہے جو دشواری کو رفع کرکے نہایت آسان بنادیتی ہے **مثلاً** جو شخص سنجیدہ ہونے کی عادت ڈالیگا وہ بدمزاجی سے نفرت کریگا۔جسکی عادت کفایت شعاری کی ہوگی وہ فضول خرچی سے بیزار ہوگا۔انسان کو چاہیے کہ ہرگز برائی کو اپنی عادت مین جگہ نہ دے۔نیک چلنی ایسی نازک بات ہے کہ ایک برائی انسان کی کل خوبیون مین فتور ڈالتی ہے۔اور جب کوئی نیک اصول انسان سے ایک بار بہی فروگذاشت ہوجاتاہے تو دوسری بار اُسکے اختیار کرنے مین ایک مدت درکار ہوتی ہے حقیقت مین یہ قول ایک محقق کا صحیح ہے کہ عادت مانند موتی کے ہار کی ہے جب اُسکی گرہ کہل جاتی ہے تو سارے موتی بکہر جاتے ہین۔

عادت کی مضبوطی

جب کسی چیز کی عادت پڑجاتی ہے تو اُسکا عمل آزادانہ ہوتاہے اُس کام کے کرنے مین کچہ کوشش نہین کرنی پڑتی اُسوقت انسان کو عادت کی مضبوطی معلوم ہوتی ہے جب اُسکو چہوڑنا چاہتاہے اور جو کام کئی بار کیا گیا ہو اُسمین آسانی اور رغبت ہوجاتی ہے عادات ابتدا مین مکڑی کے جالے کی طرح بودی ہوتی ہے مگر جب انتہا کو پہنچتی ہے تو وہی عادت لوہے کی زنجیرین ہوجاتی ہے جیسے روزمرہ کے کاروبار دیکہنے مین حقیقت معلوم ہوا کرتے ہین مگر کچہ مدت بعد ایک ڈہیر ہوجاتے ہین۔

عادت سے نتیجہ پیدا ہونا

اپنی عزت - مدد - کوشش - محنت - راست دلی - یہ سب خواص عادتون کے ہین سنطالبکو
چاہیے کہ انکو اپنی عادت کرے نہ صرف یقین ہی لائے - کیونکہ عادت اصل مین وجود رکہتی ہے
اور ظاہر ہے کہ جسکی عادت مین فیضرسانی یا ظلم ہوگا کام بہی اُسکا ویسا ہی نیک یا بد
بنے گا اور جس قدر آدمی عمر رسیدہ ہوتا جاتا ہے اُسی قدر عادت بہی اُس کے ساتہ
پختہ ہوتی جاتی ہے -

لڑکون مین نیک عادت ڈالنے کا فائدہ

لڑکون مین جو نیک عادتین ڈالی جاتی ہین اُنکے فائدے بے شمار ہین - بڑون کی نسبت
لڑکے جلد عادی ہوجاتے ہین اور جو عادت اُنکی پڑجاتی ہے وہ تمام عمر اُن کے ساتہ رہتی
ہے جیسے ایک بچے درخت کی چہال پر حروف کہودین توجسقدر وہ درخت بڑہتا جاے گا -
اُسیقدر اُسکے ساتہ حروف بہی پہیلتے جاینگے - یہ قول بہت صحیح ہے کہ جیسی جسکی
عادت لڑکپن مین ڈالی جاتی ہے وہ بڑے پن مین بہی اُس سے جدا نہین ہوتی -
لارڈ کلنوڈ صاحب نے ایک اپنے پیارے جوان دوست کو نصیحت کی کہ ۲۵ - برس کی عمر
سے پہلے ایک ایسے چلن کو اختیار کرو کہ جو تمہاری زندگی مین کام آئے کیونکہ جب عادت عمر کے
ساتہ مضبوط ہوکر ایک چلن بنجاتی ہے تب اُسکو چہوڑ کر دوسرا چلن اختیار کرنا نہایت مشکل ہوتا ہے
اسلئے بد عادت کے سیکہنے سے اُسکا نہ سیکہنا بہتر ہے ایک بار کا ذکر ہے کہ ایک یونانی بانسلی
بجانے والے نے اُن طلبا سے جنکو کمتر درجے کے اُستادون نے تعلیم دی تہی المضاعف
یعنی دونی فیس لی اسلئے کہ اُنکی پرانی عادت چہوڑانے مین یونانی کو بڑی دشواری اور
محنت اُٹہانی پڑے - حقیقت بہی یہ ہے کہ پرانی عادت کا اُکہیڑنا دانت کے اُکہیڑنے سے

زیادہ تکلیف دیتا ہے۔

اکثر تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جب سست یا بے فکر یا شرابی آدمی کی عادت کے چھوڑانے مین کوشش کی گئی ہے تو وہ سب ضائع ہوئی ہے کیونکہ وہ عادت اُن کی جان کے ساتھ پیوست ہوگئی ہے جو کسی طرح پر اُکھڑ نہین سکتی۔

مسٹر لبخ صاحب فرماتے ہین کہ سب سے عمدہ عادت خبرداری کی ہے جو سب عادتون کو نیک بناتی ہے

خوشی کی عادت ہی بن سکتی ہے

عادت کو انسان کی طبیعت مین اتنا دخل ہے کہ خوشی کی عادت ہی بن سکتی ہے بعض آدمی چیزون کی خوش اسلوبی اور فائدے پر نظر رکھتے ہین اور اکثر لوگون کے نقصانون اور قباحتون پر خیال دوڑایا کرتے ہین مگر **ڈاکٹر جانسن** صاحب کا مقولہ ہے کہ جس شخص کی عادت کسی چیز کے حسن یعنی بہتری یا فائدے کے دیکھنے کی ہوتی ہے وہ دس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی سے بھی زیادہ تر خوشی رکھتا ہے اور یہ امر اختیاری ہے اور اس عادت کو داناؤن نے خوش خیالی مین شمار کیا ہے اور فائدہ اسکا یہ نکالا ہے کہ ایسی عادت سے انسان نیک مزاج بنجاتا ہے اور بہ نسبت تکمیل علم یا لیاقت کے طبیعت اُسکی نہایت سلیم ہوجاتی ہے۔

نیک رویہ گی

جس طرح ذرہ ذرہ سے سوراخون سے روشنی دکھائی دیتی ہے اسی طرح انسان کا چلن ذرہ ذرہ سے کامون سے روشن ہوجاتا ہے اسلئے ہر ایک کام کو آبرو اور خوبی سے انجام دینا نیک چلن مین داخل کیا گیا ہے روزمرہ گویا ایک کھان ہے عادت جسمین سے خوبیون کو چن کر چلن بناتی ہے اور امتحان چلن کا یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کے ساتھ کسی طرح پیش آتا ہے اعلی - ادنی - برابر والے سے اُس کے رتبہ کے موافق پیش آنا دوسرون کو اسلئے خوش کرتا ہے کہ

اُس مین اُن کی عزت ہوتی ہے اور اپنے آپ کو بہ نسبت اُنکے دس گونہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اسلیئے ہر فرد بشر کو لازم ہے کہ جیسے وہ اور باتون مین تعلیم پاتے ہین ویسے ہی نیک رویہ ہونے بھی اپنے آپ کو نیک تعلیم دین گو کسی کے پاس دولت نہو مگر وہ مہربانی اور نیک رویہ کی ضرور سیکھے جس طرح روشنی ہر ایک چیز کی رنگت کو خوشنما ظاہر کرتی ہے اسی طرح انسان کا حلم اور نیک رویہ ہونا ہر ایک چیز کو رونق بخشتا ہے۔ جو شخص نیک اور حلیم ہوتا ہے اُسکی طاقت ظلم اور تعدی کی قوت سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے اور ترقی اُسکی ایسی پوشیدہ ہے کہ جیسے دوب گھاس باوجود کمزور ہونے کے اس قدر قوت بالیدگی یعنی بڑھنے کی رکھتی ہے کہ ڈھیلون کو ہٹا کر زمین سے باہر نکل آتی ہے

خلیق ہونا

اخلاق اور نیک طریقہ زندگی کا نفیس لباس اور بے بہا زیور ہے قانون کی نسبت اُس سے زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کیونکہ قانون اخلاق اور نیک طریقون کے ظاہر کرنے کے لیئے بنائے جاتے ہین علاوہ اسکے قانون صرف کسی خاص جگہ رائج ہوتے ہین اور اخلاق و نیک طریقہ ہر ایک جگہ انسان کے ساتھ رہتا ہے۔ جن مین صرف خلق اور مہربانی ہوتی ہے اُن کا رتبہ نیک چلنی سے کم نہین کیونکہ تمام کاروبار مین دنیا کے خلق ایک بڑا اصول ہے۔

میری ورٹلی لیڈی ماؤنٹیگ صاحبہ ڈیوک آف کنگسٹن صاحب کی بیٹی سنہ ۱۶۸۹ع مین پیدا ہوئین اور سنہ ۱۷۶۲ع مین انتقال کیا انہون نے اپنی زندگی مین انشا کی ایک کتاب تصنیف کی جسکو اُن کے نبیرہ لارڈ وارنکلف صاحب نے مشتہر کرایا۔ لیڈی صاحبہ کا مقولہ ہے کہ خلق کے برتاؤ مین کچھ لاگت نہین ہوتی اور لطف یہ ہے کہ اس سے سب چیزین حاصل ہوتی ہین سب سے ارزان یعنی سستی چیز مہربانی ہے جسکے عمل کرنے مین بہت کم تکلیف اٹھانی پڑتی ہے

لارڈ برلیہ صاحب جنکا اصلی نام ولیم سیسل ہے انگلستان کے میر منشی اور خزانچی تھے یہ سنہ ۱۵۲۰ع میں پیدا ہوے اور ۱۵۹۸ع میں انتقال کیا صاحب موصوف نے ملکہ الزبتھ کو انکے تخت نشینی انگلستان کے زمانے میں یہ نصیحت کی کہ آپ رعیت کے دلکو ہاتھہ میں لائیں اور خود سمجھو جان و مال سے آپ کی طرف رجوع ہوجائے گی۔ اگر کوئی کسی کے ساتھہ دلی مہربانی سے پیش آئے جسمیں کچھہ بناوٹ اور ملاوٹ نہو تو اُسکا نتیجہ نہایت خوشی بخشتا ہے اسمیں کچھہ شک نہیں کہ ذرہ ذرہ سی مہربانی دیکھنے میں خفیف اور بے حقیقت معلوم ہوتی ہے لیکن جب بار بار برتنے سے ایک انبار بنجاتا ہے تب اُسکا فائدہ مفہوم ہوتا ہے جیسے ایک دن میں ایک مشت کی کچھہ بھی قدر نہیں ہوتی لیکن ایک برس کے بعد دیکھنے میں اُسکی تعداد بہت ہوجاتی ہے۔

طریق گفتگو

گفتگو کا سلیقہ ہر ایک کام کو رونق بخشتا ہے۔ مہربانی کا کام اور وہ کام ایک طریقہ رکھتا ہے جو کام اور کام دونوں کی قدر اور قیمت کو بڑھاتا ہے۔ جو کام جھنجلا کر یا تیوری چڑھا کر کیا جاتا ہے وہ مہربانی میں داخل نہیں ہے بعض شخص اپنے جھنجلانے پر فخر کیا کرتے ہیں اسلیے یہ عیب اُنکی ساری خوبیوں اور لیاقتوں کو ڈھانپ لیتا ہے یعنی اُنکی ساری خوبیاں سخت کلامی سے مغلوب ہوجاتی ہیں کسی کو کوئی شخص ایسی سخت ضرب سے اپنی عزت کو زخمی کرنا نہیں چاہتا اسی قسم کے بعض شخص ہوتے ہیں کہ وہ اپنی بڑائی کے سامنے دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور کوئی موقع اپنی بڑائی کے ظاہر کرنے کا نہیں چھوڑتے ایک وقعہ کا ذکر ہے کہ ڈاکٹر ابرنیتھی صاحب ایف۔ آر۔ ایس۔ جو مشہور ڈاکٹر تھے اور جنکا چہرہ ظاہر میں سادہ اور [illegible] یکساں تھا اور جنہوں نے ۱۸۳۱ع میں انتقال کیا ایک دولتمند با اختیار عطار کے مکان پر گئے اتفاقاً اُس زمانہ میں ایک [illegible] کے ہسپتال میں ڈاکٹری کا ایک عہدہ خالی تھا عطار نے ڈاکٹر صاحب کو دیکھکر کہا

خیال کہ یہ میرے پاس سفارش کی درخواست لائے ہین بڑی نخوت سے کہا کہ صاحب مین خیال کرتا ہون کہ آپ میری سفارش چاہتے ہین تاکہ اپنی زندگی مین فائدہ اٹھائین ڈاکٹر صاحب کو یہ گفتگو نہایت ناگوار گزری اور برہم ہو کر کہا کہ مین سفارش نہین چاہتا مجکو ایک پیسے کے انجیر مول دو کہ مین جلد جانا چاہتا ہون ۔

ملائمیت اور عالی خاندانی

اگرچہ زیادتی مشق تکلف کی انسان کو فضول گو اور سادہ لوح کر دیتی ہے مگر اُن لوگون کو جو دوسرون کے ساتھ کاروبار کا معاملہ رکھتے ہین اسکی نہایت ضرورت پڑتی ہے ۔

ملائمیت اور عالی خاندانی معزز عہدون پر کامیاب ہونے کا وسیلہ سمجھی جاتی ہے ۔ اکثر معلوم ہوا ہے کہ جو لوگ ان دونون صفتون سے خالی ہین اُنکا نتیجہ ۔ زیادتی محنت ۔ راست دلی دیانت داری ۔ چلن کا بہت سی حالتون مین فنا ہو گیا ہے ۔

ایسے آدمی بہت ہی کم ہوتے ہین جو دوسرون کے سخت طریقہ کو برداشت کرکے سچی صفتونکو دیکھتے ہین عموماً معلوم ہوا ہے کہ دنیا ظاہری چلن کے مطابق پسند اور انصاف کرتی ہے

اتفاق راے

دوسرون کی راے سے اپنی راے کا متفق کرنا ایک ایسا اچھا طریقہ ہے کہ جس سے سچا خلوص ظاہر ہوتا ہے ۔ بعض شخص ایسے ہوتے ہین کہ دوسرون کی راے کو خواہ کیسی ہی عمدہ ہو نہو مگر وہ پسند نہین کرتے اور اپنی راے کو چاہے وہ کیسی ہی ناقص ہو اورون کی راے پر ترجیح دیتے ہین خلیقون کے نزدیک یہ بات بہت بُری ہے خود پسندی جب انسان مین پختہ اور مضبوط ہو جاتی ہے تو وہ نہایت جاہل بنجاتا ہے اور سب سے بُری عادت شیخی کی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اس کہنے سے ہمارا کچھ یہ مطلب نہین کہ انسان ہمیشہ ایک دوسرے سے

متفق رائے رہے بلکہ اصلی غرض اس بیان کی یہ ہے کہ جب کوئی کسی کی رائے کو دیکھے تو اُسکو تسلیم کرے اور اپنی دلی رائے نہایت ملایمت کے ساتھ بیان ہو ہرگز جھگڑا یا سخت کلامی زبان پر نہ آئے کیونکہ سخت کلامی کا زخم زہر کی بجھی ہوئی تلوار کے زخم کی مانند ہوتا ہے جسکا بھرنا کچھ آسان بات نہیں ہے

سچے خلق کا حاصل ہونا

سچا خلق مہربانی کے خیالات اور راست دلی سے پیدا ہوتا ہے یہ کچھ ضرور نہیں کہ ایسی صفتیں کسی خاص عہدہ دار یا ذی رتبہ ہی میں پائی جائیں بلکہ یہ صفتیں جس طرح ایک امیر میں پائی جائینگی اسی طرح ایک غریب مزدور میں بھی ہونگی خداوند تعالی کی قدرت نے اعلی ادنی امیر غریب کو ان صفتوں سے محروم نہیں رکھا اور ان صفتوں کے اختیار کرنے میں سوائے فائدے کے کسی کا کچھ نقصان نہیں ہے۔ جو شخص محنتی ہے اُسکی محنت کے ساتھ یہ شرط لازم نہیں ہے کہ وہ سخت اور بدمزاج ہو حقیقت میں سچا شریف وہی ہے جسمیں دانائی اور ہمت بھی ہوتا ہے۔
خوشقطع آدمی خوبصورتی اور لباس کی نسبت نیک چلنی اور راست دلی کی قدر زیادہ کرتے ہیں گو دنیادار لوگ دنیا والوں کی نظروں میں معزز معلوم ہوتے ہیں مگر یہی سب کی آنکھوں میں عزیز رہتے ہیں۔

محنت اور خلق کا نتیجہ

ولیم اور چارلس گرانٹ نامی صوبہ انورنیس شیر ایک کسان کے بیٹے تھے اتفاقاً زمانہ کی گردش سے یکایک ایسی تباہی ہو گئی یہانتک کہ واسطے زراعت کے بھی زمین اُنکے قبضہ میں نہ رہی آخرکار وہ تنگ ہو کر مع اپنے لڑکے گاؤں سے معاش کی تلاش میں اپنے شہر سے باہر نکلے اور

جنوب کی جانب سفر کرتے کرتے بارے واقع لینکشر مین پہنچے اور ولمسلی کے قریب جو ایک پہاڑ تہا اُسپر چڑہ کر ملک کو چارون طرف دیکہنے لگے دریاے ارول پیچ در پیچ پہاڑ کی گہاٹیون سلسلے مین نظر آیا چونکہ وہ وہان بالکل اجنبی تہے یعنی اُنکو معلوم نہ تہا کہ کس طرف کو جاوین اُنہون نے ایک لاٹہی کہڑی کی اور اسبات پر اتفاق کیا کہ جسطرف یہ لاٹہی گرے گی اُس طرف کو ہم جاوین گے اور اُس طرف جانے سے خدا ہماری بہتری کرے گا چنانچہ اُنہون نے ایسا ہی کیا کہ ایک گانو مین جو بہت دور نہ تہا پہنچکر ایک چہاپہ خانہ مین نوکری اختیار کی اور اپنی محنت۔ دیانت۔ راست دلی۔ سے اپنے آقا کو خوش کرکے درجہ بدرجہ ترقی پائی اور اس عرصہ مین دونون لڑکے بہی اُسکے ایسے ہوشیار ہوگئے کہ اپنا کام آپ سنبہالنے لگے غرضکہ تہوڑی مدت بعد وہ کسان اپنی محنت اور نیک صفتون کے باعث ایسے دولتمند اور معزز ہوگئے کہ سب اُنکی تعظیم کرنے لگے اور اُنکے چہاپہ خانہ اور روئی کی کلون کے کارخانہ سے بہت سے غریبون کی پرورش ہونے لگی علاوہ اسکے اُنہون نے نیز فیض رسانی رفاہ عام کے مکانات اور مدرسے تعمیر کرائے اور اپنے گروہ کے غریب آدمیون کو مقدور تک بہت فائدہ پہنچایا اور ایک بڑا برج اُس پہاڑ پر جہان اُنہون نے لاٹہی شگون لینے کے لئے کہڑی کی تہی بنوایا۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ منچیسٹر کے سوداگر نے ایک مضمون توہین آمیز نسبت مسٹر گرانٹ اور ولیم کے چہپوایا جب اُنکو اسبات کی خبر ہوئی تب ولیم صاحب بولے کہ ہمکو اس سے آزردہ ہونا نہ چاہئے وہ ضرور اپنی زندگی مین کبہی ایسی باتون سے توبہ کرے گا سوداگر نے ولیم کا یہ مقولہ سنکر کہا کہ وہ جانتے ہون گے کہ کبہی مین اُنکا قرضدار ہو جاؤن گا سو اس سے مین خوب خبردار اور ہوشیار رہون گا زمانہ کے اتفاقات سے کئی برس بعد

اس سوداگر کو اسقدر نقصان سوداگری مین پہنچا کہ وہ نہایت غریب ہو گیا اور چونکہ وہان یہ دستور تہا کہ جس وقت کوئی سوداگر غریب ہو جاتا تہا تو وہ اپنا سوداگری کا کاروبار جاری کرنے کے لئے جب تک معزز سوداگرون کی سند دستخطی یا مہری حاصل نہ کر لیتا تہا تب تک اسکا کام جاری نہوتا تہا اسلئے وہ سوداگر یہ بات یاد کرکے کہ مینے ایک زمانہ مین مسٹر گرانٹ کی ہجو چہپوائی تہی اسکی سند حاصل کرنے سے ناامید تہا یعنی اسکو یہ خیال گذرا کہ مسٹر گرانٹ توہین کے بدلے میرے سارٹیفکیٹ پر دستخط نہ کرین گے اگرچہ ایسے ایسے وسوسے اسکے دل پر گذرتے تہے مگر اسکی غریبی اور عیالداری اسکو مجبور کرتی تہی آخرکار ناچار ہو کر اسنے سند پر دستخط کرنیکی مسٹر گرانٹ سے التجا کی اور اپنا سارا حال بیان کیا مسٹر گرانٹ نے یہ سب قصہ سنکر فرمایا کہ آپ نے ایک مرتبہ ہماری نسبت توہین کا مضمون چہپوایا تہا مگر مین ایک ایماندار سوداگر کی سند پر دستخط کرنے سے انکار نہین کرتا اور مینے کبہی کوئی برائی نہین سنی یہ کہکر اسکی سند پر دستخط کردئے اسوقت اس سوداگر کا عجب حال تہا کہ کبہی اپنے دل مین یہ خیال کرتا تہا کہ کاش وہ مضمون آگ مین جل جاتا اور کبہی مسٹر گرانٹ کی مہربانی کو یاد کرکے زار زار روتا تہا۔ اسوقت صاحب موصوف نے فرمایا کہ کیون صاحب آپ نے دیکہا کہ میرا کہنا سچ ہوا کہ ایسی باتون سے آپ ایک روز توبہ کرین گے اور یہ بات کچہ دہمکی کی نہ تہی جیسا آپ سمجہے تہے بلکہ مطلب میرے اس کہنے کا یہ تہا کہ ایک روز آپ ہمکو پہچانین گے اور ہماری ایذا رسانی سے پچہتاوین گے یہ سنکر سوداگر بولا کہ فی الحقیقت مجہسے یہ بڑا قصور ہوا مین آپ سے اسکی معافی چاہتا ہون اور آئندہ کے لئے دل سے توبہ کرتا ہون صاحب نے یہ سنکر کہا کہ اچہا اچہا مگر آپ یہ تو کہین کہ اب اپنی سوداگری کا سلسلہ آپ کیونکر جاری کرین گے اور کس طرح سے صورت اوقات بسری کی ہوگی اسے

جواب دیا کہ اپنے دوستون کی مدد سے کارروائی کی صورت کرونگا صاحب نے پوچہا کہ اگر عرصہ مین تمہارے بال بچے کس طرح پرورش پاوینگے سوداگر بولا کہ جبتک نوبت ادا ہوگا تب تک انکو کہانے پینے کی تکلیف رہیگی پہر کوئی صورت آسانی کی خیال آئی صاحب موصوف نے یہہ سنکر فرمایا کہ اے عزیز ایسا نہین ہونا کہ تمہارے بال بچے اس آفت پر تکلیف اٹھاوین تم مہربانی کرکے سو روپیہ کی یہہ تہیلی مجہسے لیجاؤ اور ہمیشہ اپنے کو دوسرونکا نہ چاہیے اپنی ہمت بلند رکہو اور مدد اپنی سے کام کرو لیکن یہہ کہ مجہہ سے جو ہو سکے تو بہر حال تمہارا مدد گار ہون اس مہربانی سے سوداگر کا دل اسقدر بہر آیا کہ وہ کلمات شکرگذاری کے بہی اچہی طرح اپنی زبان سے ادا نکر سکا اور نہ زیادہ ٹہرنے کی تاب لا سکا انجام کار سو روپیہ لیکے بچون کی مانند موہنہ ڈہانپ کر روتا اور ہچکیان لیتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔

مسٹر چارلس ڈکنس شہر پورٹسمتھ مین ۱۸۱۲ع مین پیدا ہوئے اور درجہ فضیلت کا حاصل کرکے ۱۸۴۶ع مین مہتمم اخبار ہوئے یعنی انہون نے ایک اخبار ڈیلی نیوز نام جاری کیا اور کئی کتابین بہی بنائین انکا مقولہ ہے کہ جب مین چیریبل اور اُن کے بہائیون کے چال چلن کی نسبت لکہنے کو قلم اٹہاتا ہون تو بے اختیار مجہکو مسٹر گرانٹ صاحب اور اُن کے بہائی کی محبت اور خلق کا حال یاد آجاتا ہے۔

شرافت کا رتبہ

سچا شریف وہی ہے کہ جسکی بنیاد عمدہ مثالون پر رکہی گئی ہے۔ شرافت کا نام بڑا ہے اسی لئے ہر ایک مجلس مین شریف کا رتبہ بہی زیادہ ہوتا ہے۔

ایک ضعیف فرانسیسی سپہ سالار کا مقولہ ہے کہ شریف عموماً وخصوصاً خطرہ اور حاجت مین بہی شریف ہی رہتا ہے شرافت اتنا بڑا رتبہ رکہتی ہے کہ خلیق شخص بہی اُسکی تعظیم کرتے

ہین ۔ نامی لوگون کوگو کوئی نمانے مگر شریف کو ضرور سب مانینگے ۔ شرافت کچھ وضع اور طرح پر منحصر نہین اسکی بنیاد اخلاق پر قایم کی گئی ہے جسمین ذاتی صفاتین ہونی چاہیئین ۔

حضرت داؤد زبور شریف مین لکھتے ہین کہ شریف آدمی وہ ہے جسکا چلن سیدھا ہے ۔ راستبازی اسکا کام ہے سچائی اسکے دل مین ہوتی ہے ۔

ہمدردی

شریف آدمی اپنی عزت کے واسطے لحاظ کیا جاتا ہے ۔ دردمندی اور چلن کی اسکو بڑی قدر ہوتی ہے صرف ظاہرداری ہی کو وہ پسند نہین کرتا بلکہ وہ اُس بات کو پسندیدہ سمجھتا ہے جس کو اُسکا دل قبول کرتا ہے ۔ جیسا وہ اپنے آپ کو جانتا ہے ویسا ہی دوسرون کو بھی پہچانتا ہے ہمجنسی کا درد اُسکے دلمین ہوتا ہے جس سے وہ عفو اور مہربانی اور فیاضی کے کام کرتا ہے ۔

لارڈ ایڈورڈ فٹز جیرلڈ صاحب خلف ڈیوک آف لینسٹر صاحب ۱۵ اکتوبر ۱۷۶۳ء کو پیدا ہوئے اور ۴ جون ۱۷۹۸ء مین وفات پائی ایک بار کا ذکر ہے کہ صاحب موصوف نے ملک کینیڈا کا سفر کیا راستہ مین اُنہون نے دیکھا کہ ایک عورت اپنے خاوند کا بوجھ لئے ہوئے جاتی ہے مگر بوجھ کے مارے گری پڑتی ہے اور خاوند پر جو ساتھ تھا کچھ بوجھ نہین ہے صاحب موصوف نے ہمجنسی کے درد سے اُسکا بوجھ اپنے کندھے پر اُٹھا لیا اور اُسکو مصیبت سے بچایا ۔ پس سمجھنا چاہیئے کہ یہ تمثیل سچی مہربانی کی ہے جسکو اہل فرانس دلی شفقت کہتے ہین

شریف کا رشوت نہ لینا

سچے شریف شخص کو اپنی عزت کا بہت خیال رہتا ہے اسلئے وہ ہر ایک کمینہ یعنی برے کامون سے پرہیز کرتا رہتا ہے ۔ دیانتداری اُسکی گفتگو اور کام مین ہوتی ہے ۔ کبھی وہ راستی سے جدا نہین ہوتا دیانتدار ہمیشہ گفتگو مین صاف رہتا ہے جو شریف ہے وہ کبھی رشوت کے

پاس نہین پہنچتا رشوت صرف وہی لوگ لیتے ہین جنکو اخلاق کے اصولون سے واقفیت نہین اور اپنے آپ کو اُن خریدارون کے ہاتہہ بیچتے ہین جو خاطر خواہ نفع اُٹہاتے ہین

جوناس ہنوی صاحب مشہور فیاض سوداگر اور سیاح ۱۷۱۲ع مین پیدا ہوے ۱۷۸۶ع مین انتقال کیا نادر شاہ کے زمانہ مین فارس کو بہی گئے تہے جب یہ صاحب کمیسریٹ کے کمشنر ہوے اُنہون نے کبہی کسی طرح کا کوئی تحفہ ٹہیکہ دارون وغیرہ سے نہ لیا کہ انصاف کے وقت مروت شاید نہ آجاے

۱۲ اگست ۱۸۰۳ع مین انگریزون اور مرہٹون کے درمیان جب لڑائی ہوئی اور سر آرتہر ولسلی صاحب عرف ڈیوک آف ولنگٹن نے فتح پائی تو اُسکے چند روز بعد ایک دن صبح کے وقت ریاست حیدرآباد کا وزیر اعظم صاحب موصوف کے پاس یہ ماجرا پوشیدہ دریافت کرنے آیا کہ مرہٹون اور نواب صاحب حیدرآباد کے درمیان جو صلحنامہ ہوا ہے اُس مین کون کون سی شرطین نواب صاحب کے فائدے کی ہین اور اس امر کی آگاہی کے عوض مین دس لاکہ روپیہ سے زیادہ دینے کا اقرار کیا صاحب یہ سنکر تہوڑی دیر تک خاموش وزیر کی صورت دیکہتے رہے پہر فرمایا کہ آپ اس بات کو کسی سے کہین گے تو نہین وزیر نے اقرار کیا کہ مین ہرگز کسی سے نکہون گا۔ صاحب موصوف نے اُس وقت مسکراکہ فرمایا کہ آپ ایسا ہی مجکو بہی خیال کرتے ہین یہ کہکر وزیر صاحب کو رخصت کیا

سوچو تو یہ امر اُنکی بڑی عزت کا باعث ہوا کیونکہ صاحب موصوف جب ہندوستان مین کامیاب ہوے تہے تو اُنکو وہ اختیار حاصل تہا کہ اگر چاہتے تو اسطرح سے بہت سی دولت جمع کر لیتے مگر اُنہون نے برخلاف اسکے ایک پیسہ بہی نہین لیا انگلستان کو غریب آدمیون کی مانند واپس گئے علی ہذالقیاس صاحب موصوف کے ایک رشتہ دار مارکوئیس ولیسلی صاحب نے جب میسور کی

لڑائی فتح کی تو ور اثر کئی دن ایسٹ انڈیا کمپنی نے اون کو دس لاکہ روپیہ دینا چاہا مگر اونہون نے یہ کہہ کر کہ مجکو بہ نسبت اپنے سپاہیون کا بڑا خیال ہے روپیہ لینے سے انکار کیا

شریفون کی صفتین

یہ کچہ ضرور نہین ہے کہ شرافت کے ساتہ دولت اور رتبہ بہی شرط ہو کیونکہ غریب آدمی بہی اپنے روز مرہ کے چلن مین شریف ہو سکتا ہے - دیانت داری - سچائی - انصاف پسندی - خلیق ہونا - قائم مزاجی - بلند ہمتی - اپنی عزت کا لحاظ - اپنی مدد کرنی یہ سب صفتین جن کو حاصل ہین وہی شریف ہین - اگر یہ تعریفین کسی غریب مین پائی جائین تو وہ اوس امیر سے بہتر ہے جو ان صفتون سے محروم ہے اس محل پر پولوس صاحب فرماتے ہین کہ غریب آدمی کے پاس گو کچہ دولت نہین لیکن خوبی زندگی کی اوسکو حاصل ہے - امیر کے پاس اگرچہ ساری چیزین موجود ہوتی ہین مگر صرف شرافت کی صفتون کے نہونے سے اوسکو لطف زندگی نہین حاصل ہوتا غریب شریف ایک چیز کی امید کر سکتا ہے اور کسی سے ڈرتا نہین برخلاف اسکے دولتمند کوئی امید نہین کر سکتا اور ساری باتون سے خوفناک رہتا ہے اگر یہ کسی کے پاس سے دولت جاتی رہی ہو لیکن ضمیر، ہمت - خوشی - امید - نکوئی کا لحاظ - آبرو - باقی ہو تو وہ شخص درحقیقت دولتمند ہے کیونکہ دنیا مین لوگون کو اوسکا بہروسا ہے اسلئیے وہ سچا شریف گنا جائیگا

غریبون مین شرافت کے ساتہ جرأت کا ہونا

اکثر جرات اور شرافت غریب آدمیون مین پائی جاتی ہے گویا جرات شرافت کا ایک جزو ہے چنانچہ صداقت اس بات کی ایک پورانی تمثیل سے ظاہر ہوتی ہے نقل ہے کہ دریائے ایڈیج جو لمبارڈی مین بہتا ہے ایک بار اسقدر چڑہ آیا کہ اوسکے صدمہ سے درونا کا پل بہ گیا صرف ایک درمیانی حصہ باقی تہا کہ رفتہ رفتہ وہ بہی دریا برد ہونے لگا اور اوس درمیان ایک مکان

پہنا ہوا تہا کہ جہان بہت سی آدمی کہڑکیون کے اندر سے سر نکال کر لب دریا [illegible]
آدمیون سے اپنی جان بچانے کی درخواست کر رہے تہے یہ حال دیکہ کر کونت اسپال [illegible]
نے فرمایا کہ جو کوئی ان لوگون کو ڈوبنے سے بچاے گا اُسکو مین فرانس کا ایک سو [illegible]
ایک جوان کسان اُس مجمع مین سے علیحدہ ہو کر کشتی سے وہان پہنچا اور اُن لوگون [illegible]
صحیح سلامت کنارہ پر لے آیا اُسوقت کونت صاحب نے اپنے وعدے کی بموجب اُس [illegible]
روپیہ دینا چاہا مگر اُس بہادر جوان نے روپیہ کے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ مین اپنی [illegible]
نہین چاہتا بہتر ہے کہ آپ یہ روپیہ اُن لوگون کو دین جنکی حاجت مجہسے زیادہ ہے اس سے ثابت ہوتا
ہے کہ گو وہ شخص ایک غریب کسان تہا مگر شرافت اُسمین موجود تہی۔

نیک بادشاہون کو رعیت کا خیال ہوتا ہے

مسٹر ولیم برکلی ٹرنبل صاحب [illegible]
علم تواریخ مین خوب مہارت بہم پہنچائی تہی [illegible] نے ملک آسٹریا کے حالات مین ایک
کتاب بنائی جسمین وہ لکہتے ہین کہ وہان کی رعیت اپنے بادشاہ کے نیک ہونے سے نہایت [illegible]
تہی ایک روز کا ذکر ہے کہ دار الخلافہ شہر ویانا مین ہیضہ کی شدت ہوئی اُس زمانے مین بادشاہ
وہان کے فرانسس صاحب تہے جنکا دستور تہا کہ ایک مصاحب کے ساتہ رعایا کی نگرانی کے [illegible]
سے گلی کوچون مین پیدل پہرا کرتے تہے۔ ایک دن جب بادشاہ صاحب گشت مین تہے تو دیکہا
کہ رعیت مین سے کسی کا جنازہ صرف ایک شخص کی ہمراہی مین جاتا ہے بادشاہ نے دریافت کیا کہ
یہ کس کا جنازہ ہے جسکے ساتہ صرف ایک ہی آدمی جاتا ہے جنازے کے ہمراہی نے بیان کیا کہ ہیضہ سے
ایک غریب آدمی مر گیا ہے اس مرض کے ڈر سے متوفی کے رشتہ دارون نے جنازہ کا ساتہ نہین دیا۔
بادشاہ نے فرمایا کہ اسکے رشتہ دارون کے بدلے مین اسکو دفن کرونگا ایسا نہین ہو سکتا کہ میری

جو شہزادون سے کوئی غریب آدمی قبر مین رکھا جاتا ہے اور اُسکی آخری تعظیم ہو رہی تھی بادشاہ صاحب موصوف مدفن تک جنازے کے ساتھ گئے اور وہان ننگے سر کھڑے ہو کر میت کی ساری رسمین ادا کین یعنی بڑی عزت کے ساتھ بادشاہ صاحب کی توجہ سے اُس غریب آدمی کی نعش دفن ہوئی اسی حقیقت پر ایک اور نقل ہے کہ دو غریب آدمی ملک اسپین کے رہنے والے فرانس کے دار الخلافہ شہر پیرس میں پہنچے تو اُنہون نے دیکھا کہ ایک جنازہ جاتا ہے جسکے ساتھ کوئی نہین یہانتک کہ اُسوقت متوفی کے کتّے نے بھی ساتھ دینے سے پہلوتہی کیا ہے اور مزید برآن اندھیرا ہو رہا ہے مینہ تو موسلادھار برس رہا ہے یہ حال بیکسی کا دیکھ کر اُن دونون نیک آدمیون کا دل قابو مین نہ رہ سکا بے اختیار ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ افسوس ایسے وقت مین اس جنازہ کے ساتھ کوئی بھی نہین آؤ ہم تم ساتھ چلین اور اسے دفن کرین چنانچہ وہ دونون نیک آدمی ننگے سر اُسکے ساتھ گئے اور بعد ادا کرنے سب رسمون کے میت کو دفن کیا پس نیک بادشاہ اپنی رعیت کا اور نیک لوگ اپنی ہم جنسی کا بڑا خیال رکھتے ہین حقیقت مین اس صفت سے انسان نہایت نیک گنا جاتا ہے۔

راستبازی سب سے بڑا رتبہ ہے

شریف لوگ راستبازی یعنی سچائی کو نہایت پسند کرتے ہین کیونکہ سچے شریف خوب جانتے ہین کہ زبان کی سچائی سے سارے کاروبار کی درستی ہوتی ہے۔

لارڈ فلپ ڈارمر اسٹنہوپ صاحب چیسٹرفیلڈ کے ایرل ماہ ستمبر ۱۶۹۴ع مین پیدا ہوئے اور ۲۴ - مارچ ۱۷۷۳ع کو وفات پائی اُنکا مقولہ ہے کہ راستبازی نے دنیا مین مجھکو کامیاب کیا۔ سچائی میری قوم کو نہایت پسند ہے۔

ڈیوک آف ویلنگٹن صاحب کو جھوٹ سے نہایت نفرت تھی جب انگریزون کی۔

فرانسیسون سے لڑائی ہوئی تو صاحب موصوف فرانسیسی فوج کے ایک سردار افسر کو یون
لکھ بھیجا کہ انگریز علاوہ بہادری کے ایک اور بات یعنی سچائی بھی رکھتے ہین جسپر انہین بڑا فخر ہے
پس جب انگریزی افسرون نے عہد کر لیا ہے کہ ہم نہین بھاگین گے تو تم میرے اور اُن کے
کہنے کا یقین لاؤ اور اُنکے وعدہ کو سچا سمجھو وہ اپنے عہد کو کبھی نہ توڑین گے اور انگریز افسر کا ایک
کلمہ سپاہیون کی نگرانی کی نسبت زیادہ حفاظت کرتا ہے۔

بہادری اور شرافت کا ساتھ ہونا

بہادری اور شرافت دونون ساتھ ہوتی ہین جو شخص حقیقت مین بہادر ہوتا ہے وہ خلق اور
عادت عفو کی رکھتا ہے ظلم سے نفرت کرتا ہے۔

سر جان فرنکلن صاحب جو ۱۸۳۶ع مین وندیمان کے گورنر ہوے اور جنہون نے تیسری
بار بحر شمالی کا سفر اختیار کیا کہ جس سے وہ پھر واپس ہوکر نہ آئے ۱۸۵۹ع مین سر لیف ایل
کلنٹک صاحب اُنکی یہ خبر لائے کہ صاحب موصوف کا وہان انتقال ہوگیا۔ پیری صاحب
صاحب متوفی کی نسبت فرماتے ہین کہ وہ ایسے شخص تھے کہ جیتے جی اُنہون نے کسی خطرہ سے
منہ نہین موڑا اور رحم دلی اُنمین اتنی تھی کہ مچھر تک کا ستانا بھی پسند نہ کرتے تھے۔
مقام ایل بادن واقع ملک اسپین مین جب لڑائی ہو رہی تھی تب ایک فرانسیسی افسر سے
سچی شرافت ظہور مین آئی جسکی تفصیل یہ ہے کہ لڑائی کے میدان مین افسر صاحب موصوف
نے سر فیلٹن ہروی صاحب پر تلوار کا وار کرنا چاہا مگر جب افسر صاحب کو معلوم ہو گیا کہ سر فیلٹن
صاحب صرف ایک ہی بازو اپنے جسم مین رکھتے ہین یعنی دوسرا ہاتھ اُنکا ندارد ہے تو فوراً اُنہون
نے تلوار کو روک کر نیچے ڈال دیا اور سلامی اُتار کر وہان سے چل دیے کیونکہ اُنکی بہادری کی غیرت
نے اس امر کا تقاضا کیا کہ عین وقت [illegible] ہوکر ایک ہاتھ والے آدمی پر تلوار کا ہاتھ [illegible]

انگریزون کی بہادری اور شرافت

اہل انگلینڈ بڑے بہادر اور شریف ہین جان کا خوف نکرنا اور دوستون کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا یہ دو صفتین ان مین ایسی ہین کہ تواریخون مین بہی جنکا نظیر نہین چنانچہ تصدیق اسکی سلستوپال کی لڑائی سے ہوسکتی ہے دیکھو جب نیکولس روس کے بادشاہ نے چاہا کہ ترکستان یعنی روم واقع دریاے ڈنیوب کے صوبجات کو اپنے قبضہ مین لاوے تب انگلستان اور فرانس نے جو ان دونون صفتون سے متصف ہین اپنا ارادہ ظاہر کیا یعنے ۱۸۵۴ع مین بڑے مضبوط روسی قلعہ سلستوپال کو جو کریمیا مین واقع ہے محاصرہ کر لیا اور دو بڑی خونریز لڑائیان ایک مقام بلیک لاوا مین اور دوسری انکرمین مین ہوئین اور بعد محاصرہ بارہ مہینے کے آخر کار ۱۸۵۵ع مین قلعے کی جانب جنوب سے اہل انگلینڈ اور فرانس نے حملہ کرکے فتح حاصل کی مگر جب روس کے بادشاہ نے وفات پائی اور اون کی جگہ شاہ الکزنڈر یعنی بادشاہ حال تخت پر بیٹھے تو انہون نے صلح کی۔ پس ایسی وحشتناک قلعے کے فتح کرنے سے ظاہر ہے کہ اہل انگلینڈ اور فرانس نے اپنے بزرگون کے چلن کی موافق عمل کیا۔

۱۸۵۷ع مین بھی ہندوستان کے اندر اہل انگلینڈ کی بہادری کی صفتین خاص و عام پر ظاہر ہو چکی ہین۔ **نیل صاحب** کا مقام کانپور پر کوچ کرنا **ہولک صاحب** کا لکھنو پر پہنچنا انگریزی افسرون اور سپاہیون کو دل سے یہ خواہش کرتی کہ جس طرح ممکن ہو میم صاحبون اور بچون کو بچاوے۔ **اوٹرم صاحب** کا اپنے تحت کے افسر ہولک صاحب کو لکھنو کے اوپر حملہ کرنے کی اجازت دینا یہ شان بہادری سدنی صاحب کی شجاعت سے کم نہین اور انکو جو خطاب ہیرو آف انڈیا یعنی بڑے بہادر ہند دیا گیا وہ درحقیقت اسی کے لائق تھے۔ **ہنری لارنس صاحب** شریف اور بہادر کا مرتے وقت یہ وصیت کرنا کہ میرے تجہیز و تکفین مین کچھ دھوم دھام باجے وغیرہ کی نکرنا چپ چاپ سپاہیون کے ساتھ

دفن کردینا مسٹر کالن کیمبل صاحب کا محصورین کو لکھنؤ کے جہر اُنکی اندر دینا مین بری ... بہادری
ظاہر کرنی مستورات انگریزی اور بچون کو ایسے نازک وقت مین کہ جب دشمن حملہ کرتے تھے نکالنا مین
نکالنا اور خبرداری سے اُنکو پل پر سے اُتار کر صحیح و سلامت الہ آباد کے رستہ پر پہنچانا اور وہان سے صاحب
موصوف کا بجلی کی مانند گوالیار کے باغیون پر حملہ کرنا - ایسے واقعے ہین کہ تواریخون مین جنکا ثانی نہین
غرض کہ انگریزون کو اُن کی قوم کی ایسی ایسی باتون نے مفتخر کیا ہے پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ
سچی بہادری انگریزون مین اب تک موجود ہے -

یورپین سپاہیونکا بچون کی مانند غریب ہونا

۱۸۵۷ع مین جب انگریزی سپاہی دشمنون کے ہاتھ سے زخمی ہو کر آگرہ کے قلعے مین لائے گئے تھے تو اُنکی
خبرگیری اور پرورش کے لئے انگریزی مستورات مین متعین ہوئین اگرچہ وہ بڑے بہادر اور [illegible] تھے مگر
اُس وقت اُنکا چلن مانند عصمت مستورات کے بچون کی مانند تھا یعنی اُس دم کوئی ایسا سخت کلمہ
اُنکے منہ سے نہ آیا جو کسی کو ناگوار گزرتا یا تہذیب کے خلاف ہوتا جب امن ہوا تو جو سپاہی
کہ جو زندہ رہے تھے اُن میم صاحبون کو مع اُنکی آیاؤن کے تاج گنج کے باغ واقعہ آگرہ مین بلایا
اور رباجا سجایا اور اپنی ملکی شریف عورتون کا جنہون نے حالت صحبت مین اُنکا [illegible] کی
خبرگیری کی تھی شکریہ ادا کیا اور اسی طرح سکھوڑی کے ہسپتال مین سپاہیون نے
شکرگذاری ظاہر کی

شریف بچے اور عورتون کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہین

[illegible] ایک بہادر [illegible] ساحل افریقہ [illegible] کے کنارے [illegible] ۱۸۵۲ [illegible]
[illegible] انگریزی [illegible] جہاز [illegible]
[illegible] کہ جہاز [illegible] مرد اور [illegible] عورتین [illegible]

ہو کر بچاؤ کی کوششین اور رسنے سپاہی تھے۔ وہ افریقہ کے کنارے کنارے جا رہا تھا ایک رات کہ جب سب
سوتے تھے اُسنے ایک چھپے ہوئے پہاڑ کی چٹان سے ٹکر کھائی اور ٹوٹ گیا تب جہاز کے لوگون کو
معلوم ہوا کہ جہاز اب ڈوبا چاہتا ہے یہ سنتے ہی سب سپاہی مسلح اور تیار ہو کر عرشہ پر آکر
موجود ہوئے اُسوقت سب کی اس بات پر متفق ہوئی کہ عورتون اور بچون کو بچانا چاہیے اسلئے
سب نے عورتون اور بچون کو نکال کر اُن کشتیون مین جو جہاز کے ساتھ رہتی ہین سوار
کر دیا کشتیان وہان سے روانہ ہوئین تب جہاز کے ناخدا نے کہا کہ تم مین سے جو کوئی تیر سکتا
ہو وہ کشتیون کو پکڑ کر اپنی جان بچا سکے پر سکلاٹ ہائلینڈر کے کپتان رائٹ صاحب بہادر نے
کہا کہ اگر تم لوگ تیر کر اُن کشتیون کو پکڑو گے تو وزن کے سبب عورتون اور بچون کی کشتیان
بھی ڈوب جاوینگی اس بات کے سنتے سب بہادر سپاہی خاموش کھڑے رہے اگرچہ کسی کو
اپنے بچنے کی امید نہ تھی مگر کسی نے اس امر کی پروا نہ کی اور اپنی زبان سے اُف تک نہ نکالی
برابر کھڑے رہے یہانتک کہ وہ جہاز غرق ہوا اور جب اُن سچے بہادرون کی نوبت ڈوبنے کی
تک پہنچنے کی آئی تو اُنہون نے بہادری کی خوشی مین اپنی اپنی بندوقون سے فیر کئے اسکے بعد
پانی اُنکے سرون کے اوپر پھر گیا ایسے جہاز کے ساتھ سب کے سب ڈوب گئے یہان تک کہ سنتا
انہون نے زندگی بچے جو اُنہون نے ہمارا جرا بیان کیا پس بہادر اور شریف لوگون کی عزت اور جان کو کیسے فنا ہوئے کہ
ایسی ... ہمیشہ کے لئے اُنکی یادگار باقی ہے جسکو حقیقت مین زندگی جاودانی کہنا چاہئے۔

شریف کا پہچاننا

شرافت کے پہچاننے کی بہت سی صورتین ہین جنمین سے ایک یہ ہے کہ شریف کیونکر اپنے ...
رکھتا ہے عورتون اور لڑکون کے ساتھ اُسکا چلن کیسا ہے افسر اپنے سپاہی سے۔ آقا اپنے
نوکر سے۔ اُستاد اپنے شاگرد سے۔ زور آور کم زور سے کس طرح پیش آتا ہے۔ انصاف عفو

مہربانی - کی صفتون سے انسان کی شرافت پہچانی جاتی ہے - جو لوگ اپنے کمتر درجے والے سے نفرت کرتے ہین وہ شریف نہین جو لوگ کمزورون اور بیکسون پر ظلم کرتے ہین وہ جوان مرد نہین نامرد ہین ظالم اپنی برائی کی عادتون کا غلام ہوتا ہے جس کسی راست دل کو طاقت اور مقدور ہوتا ہے اور اسکو وہ بڑی ہوشیاری سے عمل مین لاتا ہے اسکا چلن شریف ہے انسان کے لیے بہتر ہے کہ طاقت دیو کی رکھے مگر دیو کی طرح اسکو استعمال کرنا ظلم مین داخل ہے شریف آدمی اپنے متوسلون ماتحتون ہمسرون کے دلون کی طرف توجہ کرتا ہے اور اُن کی عزت کا لحاظ کرکے تعظیم کے ساتھ پیش آتا ہے -

جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ دوسرے کو ایسا فائدہ زندگی کا حاصل نہین ہوا جو مجکو ہے تو وہ اُن کی خطا و قصور معاف کرتا ہے اُن کی کمزوری پر ترس کھا کر برداشت کرتا [illegible] دیکھے کسی کی چغلی کا یقین نہین کرتا اپنے چھوٹون پر بھی رحم کی نظر [illegible] کبھی اپنی دولت اور لیاقت [illegible] پر شیخی نہین مارتا [illegible] سے تو اپنی بڑائی نہین ظاہر کرتا [illegible] اسکا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سلطنت گذرے ہین [illegible] شریف [illegible] خوبی دیکھکر اسکو اپنی ذات مین پیدا کرے

شریف اپنے آرام کے لئے دوسرونکی تکلیف گوارا نہین کرتا

[illegible] صاحب انگریزی افسر بڑے بہادر [illegible] ہین

پیدا ہوئے اور مارچ ۱۸۰۱ء مین جب مقام ابوکر مین جو اسکندریا کے شرق مین واقع ہے لڑائی ہوئی تو صاحب موصوف زخمی ہو گئے جب اُنکو جہاز فوڈرایانٹ پر لائے تب زخمون کی تکلیف زیادہ ہونے لگی اسلئے ایک سپاہی کا کمبل اُنکے سر کے نیچے رکھدیا گیا تاکہ اُن کو آرام ملے اُسوقت صاحب ممدوح نے پوچھا کہ میرے سر کے تلے کیا رکھا ہے لانے والے نے بیان کیا کہ ایک سپاہی کا کمبل ہے صاحب نے نصف دھڑ کو اُٹھا کر نام سپاہی کا دریافت کیا جواب ملا کہ ۴۲ پلٹن کے ڈنکن رای سپاہی کا ہے یہ سنکر صاحب نے فرمایا کہ ابھی اُس سپاہی کو کمبل دیدو۔ غور کا مقام ہے کہ صاحب نے جان کنی کی حالت مین بھی سپاہی کی تکلیف کو اپنے آرام پر فوق دیا حقیقت مین یہ چلن اُنکا سڈنی صاحب کے شریف چلن سے کم نتھا۔

سرفلپ سڈنی [illegible] صاحب ملکہ الیزبتھ کے زمانہ مین بڑے مشہور بہادر ہوئے ہین ۱۵۵۴ء کو پنہرسٹ واقع کینٹ مین پیدا ہوئے اور ۷ اکتوبر ۱۵۸۶ء مین صاحب موصوف لڑتے تھے [illegible] صدمہ سے اُنکا گھٹنا ٹوٹ گیا اور گولی اُنکی ران مین اُتر گئی [illegible] آخری گھڑی انتظار کی کہ پینے کے لئے پیاس کی شدت مین پانی [illegible] لایا گیا ناگاہ اُنکی نگاہ ایک زخمی سپاہی پر پڑی جو پیاس کے [illegible] صاحب موصوف نے سپاہی کو بے کل دیکھ کر پانی نہ پیا اور فرمایا کہ یہ پانی اس [illegible] کو دو [illegible] زیادہ پیاسا ہے یہ واقعہ مقام زٹفن مین واقع ہوا۔

مختصر صفات شرافت

تامس [illegible] صاحب نے شریف کے چلن کو وقت بیان حال سر ٹوانس وریک صاحب کے مختصر چند لفظون مین یون ظاہر فرمایا کہ صاحب موصوف اپنی زندگی مین پاک

دستورالعمل ہین [illegible] اپنے [illegible] سے [illegible]
اپنے معاملون مین کسی کی طرفداری [illegible] معتبر [illegible]
[illegible]
ہوئی نہی [illegible] کسی [illegible] اپنا [illegible]

تمام ہوئی یہ کتاب تصنیف [illegible] سابق [illegible]
اکسٹرا [illegible] کلاس [illegible] اسکول میرٹھ حال [illegible] ڈی ایس [illegible]
ساکن میرٹھ شہر [illegible] انگریزی سے اردو کی صاف زبان ہین ۔

مباش در پی آزار و ہر چہ خواہی کن
کہ در طریقت ما غیر ازین گناہی نیست

الحمد للہ کہ یہ کتاب نایاب بار دیگر مطبع کشور ہند میرٹھ [illegible] سید جمیل الدین
ہجر کے اہتمام سے چھپی بغیر اجازت اس کتاب کو اور کوئی صاحب نہ چھاپین ۔

کتاب مطبع کشور ہند میرٹھ مین سید جمیل الدین ہجر کے اہتمام سے چھپی